مجموعہ رسائل خمسہ ۵

سفرنامہ حرمین شریفین

دربار رسالت ﷺ میں حاضری

معجزہ معراج النبی ﷺ

جامع المعجزات

سورہ فاتحہ کی آیات

ایک اشکال کا تحقیقی جواب

محبان اہل بیت و صحابہ رضی اللہ عنہم

تاریخی روایات کی حقیقت

ابوالاعلیٰ مودودی صاحب کے عقائد و نظریات پر ایک تحقیقی نظر

مرتبہ

عبدالوحید الحنفی

شائع کردہ

مرحبا اکیڈمی

5421

صلی کلمہ اسلام لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

یا اللہ مدد — حق چار یار

ابوالاعلیٰ مودودی صاحب
کے
عقائد و نظریات
پر
ایک تحقیقی نظر

مرتبہ

حافظ عبدالوحید الحنفی

چکوال

سلسلۂ اشاعت نمبر 59

شائع کردہ: مرحبا اکیڈمی

خادم اہلسنّت حافظ عبدالوحید الحنفی

☆☆☆☆

نام کتاب: ابو الاعلیٰ مودودی صاحب کے عقائد و نظریات پر ایک تحقیقی نظر

سلسلۂ اشاعت: 59 بار اوّل

مؤلف: حافظ عبدالوحید الحنفی آوڈھر وال (چکوال) 0302-5104304

صفحات: 184

قیمت: 50 روپے

ٹائٹل: ظفر محمود ملک

کمپوزنگ: **النور** مینجمنٹ چکوال

طباعت: 16 صفر 1436ھ 8 دسمبر 2014ء بروز پیر

ناشر: مرحبا اکیڈمی

ویب سائیٹ: www.alhanfi.com

حافظ عبدالوحید الحنفی

☆☆☆☆

فہرست عنوانات

باب 1	137
مودودی عقائد و نظریات	137
مکتوب بنام ابو الاعلیٰ مودودی	137
آخری گزارش	153
جوابی مکتوب از دفتر جماعت اسلامی	155
جوابی مکتوب از دفتر جماعت اسلامی	156
جوابی مکتوب از دفتر ابو الاعلیٰ مودودی	157
جوابی مکتوب پر اجمالی تبصرہ	162
خط من جانب: ابو الاعلیٰ مودودی	170
مکتوب بنام مولانا ابوالاعلیٰ مودودی	171
جوابی مکتوب از دفترِ جماعت اسلامی	176
جوابی مکتوب بنام مولانا مودودی	177
جوابی مکتوب از دفترِ جماعت اسلامی	181

☆☆☆☆

باب 1

مودودی عقائد و نظریات

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِی ھَدَانَا اِلٰی طَرِیْقِ اَھْلِ السُّنَّۃِ وَ الْجَمَاعَۃِ بِفَضْلِہِ الْعَظِیْم
وَ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ الَّذِی کَانَ عَلٰی خُلُقٍ عَظِیْم
وَ عَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَ خُلَفَاءِہِ الرَّاشِدِیْنَ الدَّاعِیْنَ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْم

مکتوب از راقم الحروف بنام ابوالاعلیٰ مودودی

جناب مولنا سید ابوالاعلیٰ مودودی صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ!

عالیجاہا! آپ نے ۳۰ دسمبر ۱۹۴۶ء کو سیالکوٹ کے قریب "مراد پور" میں ایک جلسہ عام میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا تھا:

"ہم ہر وقت بھی تیار ہیں جس چیز کے متعلق بھی کوئی ثابت کرے گا کہ وہ سنت کی تعلیم پر اضافہ ہے، ہم اپنے ہاں سے خارج کر دیں گے۔ اور جس چیز کے متعلق بھی بتا دے گا کہ وہ اس تعلیم میں ہے اور ہمارے ہاں نہیں، اسے ہم بلا تامل اختیار کر لیں گے۔ کیوں کہ ہم تو اٹھے ہی پورے دین کی بے کم و کاست اقامت اور شہادت کے لیے ہیں۔ پھر ہم سے بڑا ظالم کون ہو گا اگر ہم اپنے مقصد میں

منافق ثابت ہوں۔[1]

مولنا! جب یہ سطور لکھ رہا ہوں آپ کی مندرجہ بالا تقریر کے الفاظ میرے سامنے ہیں اور انہیں ارشادات کو مدِّ نظر رکھتے ہوئے یہ چند سطور لکھنے کی جرأت کر رہا ہوں۔ اور اس وقت میرے دماغ میں آپ کا نقشہ ایک آمریت کا علمبردار نہیں بلکہ جمہوریت کا علمبردار شخص جیسا ہے۔ اور میرے ذہن میں حضرت عمرؓ کا وہ واقعہ جو بھرے دربار میں ایک بڑھیا کے اعتراض کا ہے، جلوہ گر ہے۔ جس میں حضرت عمرؓ نے یہ نہیں دیکھا تھا کہ بڑھیا کے اعتراض کے الفاظ گرائمر کے اصولوں کے مطابق ہیں یا نہیں؟ بلکہ آپ نے یہ دیکھا تھا کہ بڑھیا کی بات کا مقصد کیا ہے۔ بس آپ بھی میرے خط کے الفاظ کو نہ دیکھیں بلکہ میرے مقصدِ خیالات کو مدِّ نظر رکھتے اور اپنی مذکورہ تقریر میں کیے گئے وعدے کو مدِّ نظر رکھتے ہوئے میری گزارشات کو غور سے پڑھیں اور اپنے فیصلہ سے آگاہ کریں۔ جواب جلد اپنے قلم سے دیں کیوں کہ بعض مخالف کہتے ہیں کہ اوّل تو آپ جواب ہی نہیں دیں گے یا کسی منشی سے لکھوائیں گے۔

عالیجاھا! الحاد پرستوں کا دور دورہ ہے۔ چین اور روس جیسی مملکتوں

---

[1] تقریر "مراد آباد"۔ ۳۰ر ستمبر ۱۹۴۶ء۔ مطبوعہ دفتر جماعت اسلامی پٹھان کوٹ۔

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید حنفی

پر الحادی چھا چکے ہیں اور مسلمانوں کو دنیا سے نیست و نابود کرنے اور نئی نوجوان قوم کو اسلام سے دور کرنے کا عزم کیے ہوئے ہیں۔ اور بزرگانِ اسلام کا ادب مسلمانوں کے دلوں سے نیست و نابود کر رہے ہیں۔ حالاں کہ "ادب" ہی سے زندگی کا لطف ہے۔ ادب نہیں تو کسی سے گفتگو کرنے کا لطف نہیں۔

عالیجاھا! میں سمجھتا ہوں کہ آپ کے دل میں انبیاء کرامؑ، صحابہ کرامؓ اور اولیاء اسلام کا ادب کوٹ کوٹ کر بھرا ہوگا۔ اور "ادب و احترام" زندگی کے ہر موڑ پر کرنا اپنا اصول سمجھتے ہوں گے۔ لیکن اگر کسی جگہ بھول سے کوئی ایسے الفاظ قلم سے تحریر ہو جائیں تو اس کا آسان حل یہ ہے کہ ان الفاظ کو صفحہ کتاب سے حذف کر دیا جائے۔ جن الفاظ سے اعتراض کرنے کا موقع مل جانے کا احتمال ہو اور اپنے مسلمانوں، اسلام کے شیدائیوں، ختم نبوت کے فدائیوں، صحابہ کرامؓ کے خادموں اور غلاموں کے دل کو ٹھیس لگنے کا اندیشہ ہو۔

عالیجاھا! ہم اہل سنت و الجماعت مذہب رکھتے ہیں اور ہم ابھی تک آپ کو اہل سنت والجماعت مسلمان تصور کیے ہوئے ہیں۔ اس لیے یہ خط لکھ رہے ہیں، ورنہ کبھی یہ خط نہ لکھتے۔ اگر آپ کا یہ اعلان ہو تا کہ میں "مذہب اہل سنت والجماعت" کا خادم نہیں۔

آپ اپنی تصانیف سے مندرجہ ذیل عبارات کو کاٹ دیں کیوں کہ یہ نظریات مذہب اہل سنت والجماعت کی تعلیم میں نہیں ہیں۔ اور ان نظریات میں انبیاءؑ و صحابہؓ کا ادب اور احترام نہیں ہے۔ اور یہ نظریات انبیائے کرامؑ اور صحابہ کرامؓ کے گستاخوں کو گستاخی کرنے کا مواد مہیا کرتے ہیں۔

آپ کے غلط اور خطرناک نظریات یہ ہیں۔ آپ نے جو لکھا ہے کہ:

(۱)

"اور تو اور بسا اوقات پیغمبروں تک کو اس نفس شریر کی رہزنی کے خطرے پیش آئے ہیں۔ چناں چہ حضرت داؤدؑ جیسے جلیل القدر پیغمبر کو ایک موقع پر تنبیہ کی گئی ہے کہ

لَا تَتَّبِعِ الْهَوٰى فَيُضِلَّكَ (سورۃ ص ع ۲)

"ہوائے نفس کی پیروی نہ کرو ورنہ یہ تمہیں اللہ کے راستے سے بھٹکاوے گی۔" (تفہیمات ج ۱، ص ۱۶۱)

عالیجاھا! اس عبارت کو پڑھنے سے ایک غلط بات ذہن میں بیٹھ جاتی ہے کہ انبیاء کرام کے نفس شریر ہوتے ہیں۔ حالاں کہ پیغمبر معصوم ہوتے ہیں، ان کے نفوس شر و خباثت سے پاک ہوتے ہیں۔ بلکہ وہ دوسروں کے نفسوں کو بھی پاک کرنے آتے ہیں۔ وَ

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید الحنفی

یُذَکِّیْھِمْ۔ اگر ان کے دل و نفس پاک نہیں ہوتے تھے تو وہ دوسروں کے نفسوں کو کس طرح پاک کرتے تھے۔ ان مذکورہ عبارات کو انبیائے کرام کے نفوس کا ادب کرتے ہوئے کتاب سے حذف کر دیں۔ مزید بحث کی ضرورت نہیں۔

بس صرف اتنی درخواست ہے کہ اگر آپ انبیاءؑ کے نفسوں کا ادب کرنا جزو ایماں سمجھتے ہیں تو ان مذکورہ الفاظ اور اس عبارت کو کتاب سے خارج کر دیں۔

(۲)

آپ نے کتاب رسائل و مسائل ج ا، ص ۱۳۱ مطبوعہ بار دوم ۱۹۵۴ء میں لکھا ہے:

"نبی ہونے سے پہلے تو کسی نبی کو وہ عصمت حاصل نہیں ہوتی، جو نبی ہونے کے بعد ہوا کرتی ہے۔ نبی ہونے سے پہلے تو حضرت موسیٰؑ سے بھی ایک بہت بڑا گناہ ہو گیا تھا کہ انہوں نے ایک انسان کو قتل کر دیا۔ چناں چہ جب فرعون نے ان کو اس فعل پر ملامت کی تو انہوں نے بھرے دربار میں اس بات کا اقرار کیا کہ

فَعَلْتُھَآ اِذًا وَّ اَنَا مِنَ الضَّآلِّیْنَ (سورۃ الشعراء ۲۶)

"یعنی یہ فعل مجھ سے اس وقت سرزد ہوا جب راہ ہدایت مجھ پر نہ کھلی تھی۔"

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید الحنفی

عالیجاھا! ان تفسیری الفاظ میں بھی مقام نبوت پر تبصرہ کرنے سے بے ادبی کے الفاظ استعمال ہوئے ہیں اور ملحدوں کو مقام نبوت کا مذاق اڑانے کا موقعہ ملتا ہے۔

کیوں کہ اعلانِ نبوت سے قبل کی زندگی ہی تو قوم کے لیے نمونہ ہوتی ہے۔ جیسا کہ آں حضور ﷺ نے اعلان نبوت پر قریش سے کہا تھا کہ میری چالیس سالہ زندگی میں کبھی مجھے جھوٹ بولتے سنا ہے، دھوکہ دیتے، گناہ کرتے، امانت میں خیانت کرتے دیکھا ہے؟ تو انہوں نے کہا نہیں!

معلوم ہوا انبیاء کی ساری زندگی امت کے لیے نمونہ ہوتی ہے اور انبیاء ابد سے نبی اور معصوم ہوتے ہیں۔ ان کی عاجزانہ دعاؤں اور الفاظ کو تحریر کر کے ملحدوں کو توہینِ انبیاء کا موقعہ میسر کرنا اچھا نہیں۔ اس لیے آپ یہ عبارت بھی جو آپ نے آیت کی تفسیر میں لکھی ہے کتاب سے حذف کرا دیں۔ تا کہ ملحد اور سوشلسٹوں کو اعتراض کرنے اور توہین نبوت کرنے کا موقعہ نہ ملے۔ اور عصمتِ انبیاءؑ کا عقیدہ مسلموں اور غیر مسلموں کے دل میں ابد الآباد تک جلوہ گر رہے۔

(۳)

آپ نے کتاب تفہیمات میں حصہ دوم ص ۴۲ پر لکھا ہے:

”مگر اس کی اصلیت صرف اس قدر تھی کہ حضرت داؤدؑ نے اپنے عہد کی اسرائیلی سوسائٹی کے عام رواج سے متاثر ہو کر اوریا سے طلاق کی درخواست کی تھی۔“

عالیجاھا! یہ عبارت بھی اپنی تفسیر سے نکال دیں کیوں کہ انبیاءؑ معصوم ہوتے ہیں۔ وہ دوسری سوسائٹی سے متاثر نہیں ہوتے بلکہ وہ ان پر اپنی بلندیِ اخلاق کا اثر ڈالنے اور ان کی اصلاح کے لیے ہی تو مبعوث ہوتے ہیں۔ اور کسی کی بیوی کو پسند کر کے ان کے خاوند سے طلاق طلب کرنا بھی اخلاقِ نبوت کے خلاف ہے۔ اس لیے آپ ”تاریخ“ کو مدّ نظر نہیں بلکہ شانِ نبوت و مقامِ عصمتِ انبیاءؑ کو مدِّ نظر رکھتے ہوئے ان الفاظ کو اپنی کتاب سے خارج کر دیں۔

(۴)

”لیکن ان حضرات نے شاید اس امر پر غور نہیں کیا کہ عصمت دراصل انبیاء کے لوازم ذات سے نہیں ہے۔ بلکہ اللہ تعالیٰ نے ان کو منصب نبوت کی ذمہ داریاں صحیح طور پر ادا کرنے کے لیے مصلحتاً خطاؤں اور لغزشوں سے محفوظ فرمایا ہے۔ ورنہ اللہ تعالیٰ کی حفاظت تھوڑی دیر کے بھی ان سے منفک ہو جائے۔ تو جس طرح عام انسانوں سے بھول چوک اور غلطی ہوتی ہے، اسی طرح انبیاء سے بھی ہو سکتی ہے۔ اور یہ ایک لطیف نکتہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے

بالارادہ ہر نبی سے کسی نہ کسی وقت اپنی حفاظت اٹھا کر ایک دو لغزشیں ہو جانے دی ہیں۔ تا کہ لوگ انبیاء کو خدا نہ سمجھیں اور جان لیں کہ یہ بھی بشر ہیں۔" (تفہیمات ج ۲ ص ۴۳)

اس عبارت سے بھی توہینِ انبیاء ہوتی ہے۔ اس لیے بوجہ ادب و احترام انبیاء کرام اس عبارت کو بھی کتاب سے خارج کرا دیں۔

(۵)

ترجمان القرآن ص ۵۸ مئی ۱۹۵۵ء میں انبیاء کے بارے میں لکھا ہے:

"حتیٰ کہ قصور بھی ان سے ہو جاتے تھے اور انہیں سزا تک دی جاتی تھی۔"

عالیجاہا! العیاذ باللہ انبیاء کرام کی معصوم شخصیتیں مجرم اور قابلِ سزا نہیں ہو تیں، وہ تو لوگوں کے جرائم کا ازالہ کرنے کے لیے آتے ہیں۔ اس عبارتِ مذکورہ کو بھی خارج از مضمون کر دیں۔ مقامِ ادبِ انبیائے کرام مدِّ نظر رکھتے ہوئے۔

(۶)

تفہیم القرآن ج ۱، حاشیہ ۱۳، ص ۳۱۲ پر لکھا ہے:

"تاہم قرآن کے اشارات اور صحیفہ یونسؑ کی تفصیلات پر غور کرنے سے اتنی بات معلوم ہوتی ہے کہ حضرت یونسؑ سے فریضۂ رسالت

خادم اہلسنّت حافظ عبدالوحید الحنفی

میں کچھ کوتاہیاں ہو گئی تھیں۔ غالباً انہوں نے بے صبر ہو کر قبل از وقت اپنا مستقر بھی چھوڑ دیا تھا۔ .... پس جب نبی ادائے رسالت میں کوتاہی کر گیا۔ .... کیوں کہ اس پر اتمامِ حجت کی قانونی شرائط پوری نہیں ہوتی تھی۔"

عالیجاھا! اس تمام تفسیری عبارت کو جدید ایڈیشن میں خارج کرا دیں۔ کیوں کہ اس میں صاف الفاظ میں انبیاءؑ کی عصمت و مقام کی توہین ہے۔ انبیاء کی توہین سے اپنی آخرت خراب نہ کیجیے اور یہ عبارت خارج از تفسیر کیجیے۔

(۷)

رسائل و مسائل حصہ اول ص ۵۵،۵۶ میں لکھا ہے:

"لیکن کیا یہ واقعہ نہیں ہے کہ ساڑھے تیرہ سو برس گزر چکے ہیں اور ابھی تک دجال نہیں"

عالیجاھا! اس تبصرہ کو بھی رسائل و مسائل سے خارج کرا دیجیے اور قوم کے انتشار کو ختم کر کے اتحاد کیجیے۔ یعنی اپنی طرف سے مخالفین کو اعتراض کرنے کا کوئی موقعہ نہ دیجیے اور آں حضرت ﷺ کی پیشگوئیوں کی تائید کیجیے۔ زمین، آسمان ٹوٹ سکتے ہیں لیکن آپ ﷺ کی پیشگوئی غلط نہیں ہو سکتی۔ جب بھی ہو گی ہو کر رہے

عبدالوحید الحنفی خادم اہلسنت حافظ

گی۔ آپ یہ خط کشیدہ الفاظ کتاب سے خارج کرادیں۔

(۸)

تفہیمات جلد اول ص ۲۹۱ پر لکھا ہے: (احادیث شریف کے بارے)

"مگر ان میں کون سی چیز ہے جس میں غلطی کا احتمال نہ ہو۔"

عالیجاھا! جب حدیث میں غلطی کا احتمال ہے تو یہ تمام ذخیرہ مشکوک ہو گیا۔ پھر اس پر اعتماد کیوں کر کریں گے۔ پھر تو پرویزی مؤقف کی تائید ہوتی ہے۔ اس لیے ان الفاظ کو خارج کر دیجیے۔

(۹)

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید حنفی

تنقیحات ص ۱۳۳ اور ترجمان القرآن ۷ جون ۱۹۳۹ء میں لکھا ہے:

"قرآن اور سنتِ رسول کی تعلیم سب پر مقدم ہے، مگر تفسیر و حدیث کے پرانے ذخیروں سے نہیں۔" (تنقیحات ص ۱۳۳)

یہ الفاظ بھی خارج از کتاب ہونے چاہییں۔ کیوں کہ اصلی تفسیر قرآن وہی ہے جو سرورِ کائنات ﷺ نے اپنے اصحابؓ کو سمجھائی۔ عملاً اس کی تعبیر بتائی اور صحابہؓ نے احادیث شریفہ کے ذریعہ آگے وہ قرآن کی تفسیر جو سرورِ کائنات نے انہیں پڑھائی تھی۔ اور پھر صحابہؓ نے خداوندِ قدوس سے رضی اللہ عنہم ورضوعنہ کی سندِ کامیابی حاصل کر کے آں حضور ﷺ کی قرآنی تفسیر مابعد

کی امت کو پڑھائی اور سمجھائی جو سلسلہ در سلسلہ کتابوں کی شکل میں آج تک محفوظ ہے اور علمائے دین پڑھاتے آرہے ہیں۔ اب اگر پرویز کی طرح محمدی تفسیر کو معیارِ حق نہ مانا جائے بلکہ عقل سے قرآن کی تشریحات کی جائیں تو بتائیے پھر اسلام کا کیا بنے گا۔ جو پرویز نے بنا رکھا ہے، پانچ نمازوں میں تین کر دی ہیں اور خدا جانے کیا کرے گا۔ اگر اسی طرح منکرینِ حدیث پیدا ہوتے رہے۔ آپ کی مذکورہ عبارت سے منکرینِ حدیث کے مؤقف کی تائید ہوتی ہے۔ اس لیے اس کو کتاب سے خارج کرادیں۔

(۱۰)

خادم اہلسنّت حافظ عبدالوحید حنفی

اسی طرح مذکورہ کتاب ہی کے ص ۲۹۵ پر جو یہ تحریر ہے:

"جس شخص کو اللہ تعالیٰ تفقہ کی نعمت سے سرفراز فرماتا ہے۔ اس کے اندر قرآن اور .... کون سا قول یا کون سا فعل میرے سرکار ہے۔......... الخ"

عالیجاھا! اگر یہ قول لکھنے کے ساتھ آپ خیر القرون فقہا کے دماغ کی تعریف کرتے اور ان کی تقلید کرنے کو کہتے تو اور بات تھی۔ آپ نے کھلی چھٹی دے کر پرویزی پارٹی کے مؤقف کی تائید کی ہے کہ جسے چاہا اپنے ذوق سے مان لیا، جسے چاہا رد کر دیا۔ جیسا کہ وہ کر رہے ہیں۔ اس لیے یہ عبارت بھی کتاب سے حذف کیجیے اور منکرینِ

حدیث کے فتنہ کا انسداد کیجیے۔

(۱۱)

تفہیمات جلد اول ص ۲۹۴ پر لکھا ہے:

"ان سب سے بڑھ کر عجیب بات یہ ہے کہ بسا اوقات صحابہؓ پر بھی بشری کمزوریوں کا غلبہ ہو جاتا تھا، اور وہ ایک دوسرے پر چوٹیں کر جاتے تھے۔ ابنِ عمرؓ نے سُنا کہ ابو ہریرہؓ وتر کو ضروری نہیں سمجھتے۔ فرمانے لگے ابو ہریرہؓ جھوٹے ہیں۔ حضرت عائشہؓ نے ایک موقعہ پر انسؓ اور ابو سعید خدریؓ کے متعلق فرمایا کہ وہ حدیث رسول اللہ کو کیا جانیں وہ تو اس زمانہ میں بچے تھے۔ حضرت حسن بن علیؓ سے ایک مرتبہ شاہد و مشہود کے معنی پوچھے گئے انہوں نے اس کی تفسیر بیان کی۔ عرض کیا گیا کہ ابنِ عمرؓ اور ابنِ زبیرؓ تو ایسا ایسا کہتے ہیں۔ فرمایا دونوں جھوٹے ہیں۔ حضرت علیؓ نے ایک موقعہ پر مغیرہ بن شعبہؓ کو جھوٹا قرار دیا۔ عبادہ بن الصامتؓ نے ایک ایسا مسئلہ بیان کرتے ہوئے مسعود بن اوس انصاریؓ پر جھوٹ کا الزام لگایا، حالاں کہ وہ بدری صحابہؓ میں سے ہیں۔"

عالیجاھا! یہاں تو آپ کے قلم سے جو جو روایات تحریر ہوئی ہیں ان کو پڑھ کر ایک ناواقف آدمی کیا صحابہؓ کرام کا معتقد رہ سکتا ہے؟ ان عبارات میں توہین مقام صحابہؓ پائی جاتی ہے۔ اس لیے صحابہ کرامؓ

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید الحنفی

کے ادب و احترام کو مدّ نظر رکھتے ہوئے ان روایات اور عبارات کو بھی اپنی کتاب سے خارج کر دیں۔

(۱۲)

آپ نے رسائل و مسائل حصہ اول ص ۴۷۵ پر لکھا ہے:

"صحابہ کرامؓ کی جماعت کے متعلق جو نقشہ تذکروں میں کھینچا گیا ہے، اس میں ایک حد تک مبالغہ ہے، ایک حد تک حقیقت ہے۔"

کیا آپ صحابہؓ کی توہین، مخالفت جز ایمان سمجھتے ہیں؟ اگر نہیں تو خط کشیدہ الفاظ کو کتاب سے خارج کیجیے۔ کیوں کہ اس میں مقام صحابہؓ کی توہین ہوتی ہے۔

خادم اہلسنّت حافظ عبدالوحید الحنفی

(۱۳)

آپ نے تفہیمات جلد اول ص ۳۰۹ پر لکھا ہے:

"حقیقت یہ ہے کہ عامی لوگ نہ کبھی عہد نبوی میں معیاری مسلمان تھے اور نہ اس کے بعد کبھی ان کو معیاری مسلمان ہونے کا فخر حاصل ہوا۔ معیاری مسلمان تو دراصل اس زمانے میں بھی وہی تھے اور اب بھی وہی ہیں جو قرآن اور حدیث کے علوم پر نظر رکھتے ہوں اور جن کے رگ و پے میں قرآن کا علم اور نبی اکرم ﷺ کی حیاتِ طیبہ کا نمونہ سرایت کر گیا ہو۔ باقی رہے عوام تو اس وقت بھی ان معیاری مسلمانوں کے پیرو تھے اور آج بھی

ہیں۔“ الخ

عالیجاھا! کیا آپ کے نزدیک ایک لاکھ اور چوبیس ہزار صحابہؓ کی جماعت جسے خداوندِ قدوس سے دنیا ہی میں رضا کی سند ملی، عامی مسلمان تھے یا معیاری۔ حضور ﷺ کی شان اور مقام کس رو سے بڑھتا ہے۔ معیاری مسلمانوں کی جماعت تیار کر کے جانے سے یا عامی سے اور بعد میں آنے والے مسلمان ان کے پیرو تھے اور آپ بھی ان کے پیرو ہیں یا نہیں؟

مقدمہ وہی سو فی صد سچا تصور ہوتا ہے جس کے گواہ سو فی صد نیک اور سچے، مخلص ہوں۔ مقدمہ میں دشمن کا وکیل پوری قوّتِ علم سے گواہوں کو جھوٹا ثابت کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ کیوں کہ اسے یہ یقین ہوتا ہے کہ گواہ جھوٹے ثابت ہو گئے تو کیس خود بخود جھوٹا نا قابل پیروی ثابت کیا جاسکے گا۔ تو بتایئے سنتِ محمدیہ ﷺ، شریعتِ مطہرہ کی پیروی تو لوگ جب ہی کریں گے جب انہیں یہ سو فی صد یقین ہو جائے کہ سنتِ محمدیہ ﷺ و شریعتِ محمدیہ ﷺ کی عملی تصویر کے گواہ سو فی صد سچے اور معیارِ حق کی کسوٹی پر پورے اترتے ہیں۔ اگر گواہ بے اعتماد، جھوٹے ہیں تو کیا معلوم انہوں نے شریعت ہم تک کس حد تک اصل شکل میں پہنچائی۔ اس لیے یہ نا قابلِ عمل ہے۔ آں حضور ﷺ کو اللہ نے اپنے علم سے

غلام اہلسنّت حافظ عبدالوحید

یہ بتادیا تھا کہ آپ کی امت میں شیعوں جیسے لوگ پیدا ہوں گے۔ جو کہیں گے کہ اصل قرآن یہ نہیں ہے وہ تو امام مہدی غار میں لیے بیٹھے ہیں۔ یہ قرآن صحابہؓ نے بدل دیا ہے۔ اور پھر چودھویں صدی میں پرویزی فرقہ نے سر اٹھانا تھا جس نے یہ اعلان کرنا تھا کہ ہمیں صرف قرآن کافی ہے۔ سنت کی ضرورت نہیں، حدیث حجّت نہیں۔ اسی طرح بعضوں نے کہنا تھا کہ ہمیں قرآن کی اور حدیث کی وہ تفسیر اور تصویر منظور نہیں جو صحابہؓ کے ذریعے مابعد کی امت تک پہنچی ہے۔ ہم تو عقل سے تفسیر کریں گے۔ کیوں صحابہؓ معیارِ حق نہیں؟ ان سب فتنوں اور فرقوں سے ایمان کی حفاظت کا نسخہ بتایا اور امت کو ایک ایسا معیارِ کامل دیا۔ ایک عظیم کسوٹی عطا فرمائی کہ جس کے ذریعہ وہ حق و باطل میں تمیز کرکے صراط مستقیم پر قائم رہ سکیں۔ چناں چہ رسول اللہ ﷺ نے بطور پیشگوئی ارشاد فرمایا:

''یعنی بنی اسرائیل ۷۲ فرقوں میں تقسیم ہو گئے تھے۔ اور میری امت ۷۳ فرقوں میں تقسیم ہو جائے گی۔ جن میں سوائے ایک فرقہ (ملّت) کے سب جہنم میں جائیں گے۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا کہ

قالوا من ھی یا رسول اللہ قال ما انا علیہ و اصحابی

حضور ﷺ وہ کون لوگ ہوں گے؟ فرمایا: جو میرے (سنت

طریقہ) اور میرے (فیض یافتہ جماعت) صحابہؓ کے طریقہ پر ہوں گے۔" (ترمذی شریف، مشکوٰۃ شریف)

سرور کائنات خاتم النبیین رحمت للعالمین ﷺ کے ارشاد مبارک ما انا علیه و اصحابی کا مصداق مذہب اہل سنت و الجماعت ہے۔ کیوں کہ ما انا علیه سے مراد سنتِ مطہرہ ہے اور و اصحابی سے مراد جماعتِ صحابہؓ ہے۔ اب جو اہل سنت والجماعت مذہب قبول کرتا ہے اسے جہاں سنتِ محمدیہ ﷺ کو معیارِ حق ماننا پڑتا ہے۔ وہاں لازماً جماعتِ صحابہؓ کو معیارِ حق ماننا پڑتا ہے۔ اگر جماعتِ صحابہؓ کو معیارِ حق نہ مانا جائے تو سنتِ محمدیہ ﷺ کو معیارِ حق ماننے سے کچھ حاصل نہیں ہوتا۔ کیوں کہ سنتِ محمدیہ ﷺ کی گواہ جماعتِ صحابہؓ ہے۔ اگر وہ جھوٹے تھے، معیارِ حق نہ تھے تو پھر سنتِ محمدیہ ﷺ کو مابعد کی امّت تک کس نے پہنچایا؟ لازماً ماننا پڑتا ہے کہ صحابہ کرامؓ معیارِ حق ہیں۔ اور ان میں سے کسی پر تنقید نہیں کی جاسکتی۔ ان کے حالات کی اصلی تصویر قرآن و حدیث سے ملتی ہے۔ جس سے صحابہؓ معیارِ حق ثابت ہوتے ہیں۔ اب آپ کی جماعت اسلامی جو صحابہؓ کے خلاف جو کچھ مواد مہیّا کر رہی ہے تو دراصل وہ دینِ محمدی ﷺ کے گواہوں کو ناقابل اعتماد قرار دے کر دراصل دینِ محمدی ﷺ کے ایک ایک ستون کو گرا کر

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید الحنفی

نیا اسلام بنا رہی ہے۔ اس لیے علمائے حق مودودی صاحب سے ناراض ہیں۔

آخری گزارش

آپ نے دستور جماعت اسلامی میں ص ۱۴ پر جو لکھا ہے کہ:

"رسولِ خدا کے سوا کسی انسان کو معیارِ حق نہ بنائے۔"[1]

میری گزارشات پر غور کیجیے اور اپنے مندرجہ بالا مذکورہ وعدے کو مدّ نظر رکھتے ہوئے اس دفعہ میں ترمیم کر کے صحابہ کرامؓ کو بھی معیارِ حق ماننے اور تنقید سے بالاتر سمجھنے کا اعلان کیجیے اور ساتھ ہی صحابہ کرامؓ کے خلاف جو مواد تاریخ سے اکٹھا کر کے اپنی کتابوں میں جمع کیا ہے، اپنے مذکورہ وعدے کے مطابق خارج از کتب کرنے کا اعلان کر کے اپنے صحیح العقیدہ اہل سنت والجماعت ہونے کا ثبوت دیجیے۔ کیا آپ ایسا کریں گے؟

اگر آپ ایسا کر دیں تو ان شاء اللہ آپ کی اور آپ کے رفقاء سے اہل السنت والجماعت کی ناراضگی کے اسباب ختم ہو جائیں گے۔ اور آپ کے ان نظریات کی وجہ سے امت مسلمہ میں جو آپ کا نظریہ جدید تفریق پیدا کر رہا ہے، وہ تفریق ختم ہو سکتی ہے۔ امید ہے کہ

---

[1] دستور اسلامی دفعہ ۳۔

خادم اہلسنت عبدالوحید الحنفی

آپ اپنی آخری رائے سے مطلع کریں گے۔ والسلام

خادم اہل سنت عبد الوحید الحنفی چکوال

۲۰ نومبر ۱۹۶۹ء

۹ رمضان المبارک ۱۳۸۹ھ

☆☆☆☆

مذکورہ خط مولانا مودودی صاحب کو اور اسی طرح ایک مکتوب قائم مقام امیر جماعتِ اسلامی پاکستان میاں طفیل محمد صاحب کو اور مودودی صاحب کے معاون خصوصی ملک غلام علی صاحب کو خطوط لکھے گئے۔ بار بار کی یاد دہانی کے بعد جو آخری خط مولانا مودودی اور میاں طفیل محمد صاحب کی جانب سے ملک غلام علی صاحب معاونِ خصوصی مولانا سید ابو الاعلیٰ مودودی نے لکھا ہے۔ اس میں صاف صاف لکھ دیا ہے کہ:

(۱) "یہ روایات مولانا مودودی نے خود نہیں گھڑی ہیں، بلکہ انہوں نے یہ روایات امام ابو عمر بن عبد البر کے حوالے سے بیان کی ہیں۔ جو ایک نہایت بلند پایہ محدث و مؤرخ ہیں۔ اور آپ سے اور ہم سے زیادہ صحابہ کرامؓ کی تعظیم و تکریم کرنے والے تھے۔"

☆☆☆☆

خادم اہلسنت حافظ عبد الوحید الحنفی

(۱) جوابی مکتوب از دفتر جماعت اسلامی پاکستان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جماعت اسلامی پاکستان — فون ۵۲۵۰۷

۱۵اے ذیلدار روڈ اچھرہ لاہور — حوالہ ۳۴۶

تاریخ 28-01-1971

محترمی و مکرمی السلام علیکم ورحمۃ اللہ

آپ کا عنایت نامہ ملا۔ آپ نے اپنا جو مسلک اور نظریہ بیان کیا ہے وہ بالکل صحیح ہے۔ ہم بھی اہل السنت والجماعت مسلک پر ہیں۔

مرزا غلام احمد قادیانی دعوائے نبوت کی وجہ سے کافر ہو چکا ہے۔ وہ اور اس کے پیروکار مرتد، کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ اور غلام احمد پرویز ایک سخت گمراہ آدمی ہے۔ رسول اللہ ﷺ کی سُنت اور آپ کی احادیث کا انکار کرتا ہے اور انہیں ایک پرانی تاریخ سے زیادہ اہمیت نہیں دیتا اس لیے ان دونوں کی تفسیر نا قابل التفات ہے۔

خاکسار

ابوالاعلیٰ[1]

---

[1] اس خط کے ملنے پر راقم الحروف عبدالوحید حنفیؔ نے ایک اور مفصل خط مودودی صاحب کو تحریر کیا۔ جس کے جواب میں مودودی صاحب کے معاونین ملک غلام علی صاحب اور محمد سلطان صاحب کا جواب آیا جو اُن کے مذہب کی عکاسی کرتا تھا جس کا پھر تفصیلی جواب راقم الحروف نے مودودی

(۲) جوابی مکتوب از دفتر جماعت اسلامی پاکستان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جماعت اسلامی پاکستان — فون ۵۲۵۰۷

۱۵ اے ذیلدار روڈ اچھرہ لاہور — حوالہ ۹۴۱

تاریخ 28-3-1971

محترمی و مکرمی السلام علیکم ورحمۃ اللہ

آپ کا عنایت نامہ ملا۔ مولانا محترم کی صحت آج کل بہت خراب ہے۔ ڈاکٹروں نے انہیں مکمل آرام کرنے کا مشورہ دیا ہے۔ اس لیے انہوں نے مجھے ہدایت فرمائی ہے کہ آپ کے خط کی رسید بھیج دوں۔ چناں چہ یہ خط بطور رسید لکھا جارہا ہے۔ خاکسار

محمد سلطان

معاون شعبہ رسائل و مسائل

خادم اہل سنت حافظ عبدالوحید الحنفی

صاحب کو تحریر کرکے اپنا اور سُنّی مؤقف پیش کیا۔

(۳) جوابی مکتوب از دفتر ابوالاعلیٰ مودودی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جماعتِ اسلامی پاکستان　　　　حوالہ نمبر ۱۴۷۸

۵ اے ذیلدار پارک اچھرہ لاہور　　　　تاریخ ۲۵ مئی ۱۹۷۱ء

محترمی و مکرمی! السلام علیکم ورحمۃ اللہ!

آپ کا خط مؤرخہ ۱۷ مئی جو آپ نے قائم مقام امیر جماعت اسلامی پاکستان میں طفیل محمد صاحب کو لکھا ہے، وہ انہوں نے برائے جواب میرے سپرد فرمایا ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ آپ کے پاس فالتو وقت کی فراوانی ہے، اس لیے آپ مولانا مودودی صاحب، میاں صاحب، اور میرے نام وقتاً فوقتاً غیر ضروری خط لکھتے رہتے ہیں۔ اور ہر بات میں خواہ مخواہ ایک نیا اعتراض پیدا کرنے کی کوشش میں لگے رہتے ہیں۔ مثال کے طور پر اپنے اس تازہ خط میں آپ تفہیمات جلد اول کے حوالے سے مولانا مودودی کو اس بنا پر مطعون کر رہے ہیں کہ انہوں نے بعض ایسی روایات نقل کر دی ہیں جن پر بعض صحابہ کرامؓ نے کسی دوسرے صحابی کو جھوٹا کہہ دیا ہے۔ لیکن آپ اس بات کو نظر انداز کر رہے ہیں کہ یہ روایات مولانا مودودی نے خود نہیں گھڑی ہیں بلکہ انہوں نے یہ روایات

خادم اہلسنت عبدالوحید الحنفی

امام ابو عمر ابن عبد البر کے حوالے سے بیان کی ہیں جو ایک نہایت بلند پایہ محدث و مورخ ہیں اور آپ سے اور ہم سے زیادہ صحابہ کرام کی تعظیم و تکریم کرنے والے تھے۔

معلوم ایسا ہوتا ہے کہ مسلمانوں میں بعض لوگ اب ایسے پیدا ہو گئے ہیں جو خواہ مخواہ کی ضد اور عناد میں مبتلا ہیں یا پھر وہ انبیاءؑ اور صحابہ کرامؓ کے متعلق ایسا عقیدہ رکھتے ہیں جیسا عیسائی حضرت مسیحؑ کے متعلق یا ہندو اپنے پیشواؤں یا اوتارون کے متعلق رکھتے ہیں۔ یہ قومیں عقیدت کے غلوّ کی وجہ سے اپنے ان بزرگوں کے بارے میں الوہیت کا تصور رکھتی ہیں اور انہیں خدائی صفات سے متصف کرتی ہیں۔ مسلمانوں میں بعض روافض تو اپنے آئمہ کے متعلق ایسے تصور رکھتے ہیں مگر اہلسنت صحابہ کرامؓ کو انسان ہی سمجھتے ہیں بلکہ ان کے نزدیک انبیاءؑ بھی بشر ہی تھے جو وحی سے فیضیاب ہوئے۔

آپ مجھے بتائیں کہ اگر میں کسی جگہ یہ لکھ دیتا کہ صحابہ کرامؓ میں سے ایک نے دوسرے کے سر کے بال اور ڈاڑھی پکڑ کر کھینچی تو آپ کے نزدیک یہ بات صحابہ کرامؓ کی عقیدت کو مجروح کرنے والی ہوتی مگر قرآن مجید (سورہ طٰہٰ آیت نمبر ۹۴) صاف طور پر بتاتا ہے کہ حضرت موسیٰؑ نے حضرت ہارونؑ کی ڈاڑھی اور سر کو پکڑ کر

اپنی طرف کھینچ لیا۔ کیا آپ اس آیت کو توہین انبیاءؑ کی باعث قرار دے کر اس کا انکار کر دیں گے ؟ توہین و تعظیم کا معیار کتاب و سنت ہے یا آپ کے من گھڑت نظریات ہیں؟ آپ جیسے نظریات کا حامل خوارج کا ایک فرقہ میمونیہ تھا جو سورہ یوسف کے قرآنی سورت ہونے کا اسی بنا پر منکر تھا کہ اس میں انبیاء زادوں کو ظالم اور جھوٹا بنا کر پیش کیا گیا ہے اور حسن و عشق کے قصے بیان کیے گئے ہیں۔

آپ تفہیمات اور ابن عبد البر کی جامع بیان العلم کو ایک طرف رکھ دیں اور اگر عربی جانتے ہیں تو صحیح مسلم شریف، کتاب الجہاد کا باب الفی نکال لیں۔ اس کی دوسری حدیث میں بیان ہے کہ حضرت علی اور حضرت عباس دونوں ایک جائداد کے تنازع میں حضرت عمر کے سامنے پیش ہوئے اور حضرت عباس نے کہا "اے امیر المومنین، آپ میرے اور اس کاذب، آثم، غادر، خائن (جھوٹے، گناہ گار، بدعہد اور خائن، یعنی علی) کے درمیان فیصلہ کر دیجیے" اس کے جواب میں حضرت عمر نے منجملہ اور باتوں کے یہ بھی کہا کہ "تم دونوں نے حضرت ابو بکر کو بھی کاذب، آثم، غادر، اور خائن سمجھا، پھر تم نے مجھے بھی کاذب، آثم، غادر، اور خائن سمجھا ......" یہ ایک صحیح واقعہ ہے جو حدیث کی دوسری صحیح کتابوں میں

خادم اہلسنت حافظ عبد الوحید الحنفی

بھی بیان ہے۔ اب کیا آپ کے نزدیک امام مسلم اور دوسرے راوی جنہوں نے اسے بیان کیا، سب جاہل اور اہلسنت کے مسلک سے منحرف تھے؟

آپ نے اپنے خط میں مولانا عبید اللہ انور کا بھی ذکر کیا ہے۔ ان کے اپنے رسالے خدام الدین ۲۲ جون ۱۹۶۲ء میں یہ تحریر چھپ چکی ہے:

"امیر معاویہؓ کے گرد دنیا پرست لوگوں کی ایک بہت بڑی جماعت جمع ہو چکی تھی، یہ لوگ صرف اپنی دنیا طلبی کے لیے ہر جائز و ناجائز فعل پر ہر وقت آمادہ رہتے تھے۔ خلفائے راشدہ کی سنت یہ ہے کہ مسلمانوں کی مجلس شوریٰ خلیفہ منتخب کرے۔ مگر امیر معاویہؓ نے قیصر و کسریٰ کی سنت کے مطابق بادشاہت کا سلسلہ قائم کر دیا۔"

اسی خدام الدین، ۱۹ جولائی ۱۹۵۷ء کے پرچے میں حضرت عثمانؓ کے متعلق یہ عبارت شائع ہو چکی ہے، یہ مولانا احمد علی صاحب کا خطبہ جمعہ ہے۔

"پھر آپ نے بہت نرمی کرنی اور اپنے اعزاء و اقرباء کو عامل بنانا شروع کر دیا مروان کو افریقہ کا خمس معاف کر دیا اور اپنے اقرباء کو بہت سا مال دے ڈالا" ...... اس وقت اس قسم کے کئی ایک بنو امیہ کے عامل تھے جو صحابی نہ تھے اور جن کو اصحاب رسول اچھا نہ

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید الحنفی

جانتے تھے۔“

اس طرح کی سینکڑوں تحریریں قدیم و جدید اہل علم کی پیش کی جا سکتی ہیں۔ اگر یہ اہلسنت کے مسلک کے خلاف نہیں اور ان سے توہین صحابہ نہیں ہوتی تو آخر جماعت اسلامی کا کوئی آدمی یہی باتیں کہہ دے تو وہ توہین صحابہ کا جرم کیسے بن جاتا ہے؟

ہماری طرف سے آپ کو یہ آخری جواب ہے۔ آپ کو اگر جماعت اسلامی کا نظریہ اور طریق کار پسند آئے تو اس سے تعاون کریں، نہ آئے تو جس طرح بھی آپ خدمت دین کر سکیں، اس فریضے کو انجام دینے کی کوشش کریں، اپنا اور دوسروں کا وقت فضول بحثوں میں ضائع نہ کریں۔

خاکسار

غلام علی

معاون خصوصی سید ابوالاعلیٰ مودودی

۲۵ مئی ۱۹۷۱ء

جوابی مکتوب پر اجمالی تبصرہ

جناب مولانا سید ابو الاعلیٰ مودودی صاحب، جناب میاں طفیل محمد صاحب، مولانا غلام علی صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ!

آپ کا خط حوالہ ۱۴۷۸ محررہ ۲۷ مئی ۱۹۷۱ء مورخہ ۳۱ مئی ۱۹۷۱ء کو ملا۔ جس سے آپ کا نظریہ کھل کر سامنے آگیا۔

تبصرہ آپ سے یہی تو عرض کیا گیا تھا کہ یہ تاریخی روایات غلط ہیں اور یہ روایات شیعہ روافض نے صحابہ کرامؓ اور انبیاء کرامؑ کے خلاف خود تراشی ہیں۔ اور جھوٹ تو جھوٹ ہوتا ہے، کسی سچے آدمی کے نقل در نقل کرنے سے وہ روایات سچی نہیں ہو سکتیں۔ جب قرآن مجید میں ہم کو صحابہ کرامؓ کی اتباع کا حکم ہے تو پھر صحابہ کرامؓ کے خلاف تاریخی روایات سب کی سب جھوٹی ہیں۔ افسوس کہ آپ صحابہ کرامؓ اور انبیائے کرامؑ کے بجائے تاریخی جھوٹی روایات کا سہارا لے کر اپنے عقیدہ کو برباد کر کے آخرت خراب کر رہے ہیں۔

(۲) صحابہ کرامؓ کے خلاف راویوں نے یہ جھوٹی روایات گھڑی ہیں۔ اگر یہ روایات مسلم شریف میں بھی درج ہوں تو وہ بھی راوی کی کذب بیانی ہو گی۔ اس میں امام مسلمؒ کو بھی سہو ہو سکتا ہے۔ اس

لیے اگر مسلم شریف یا بخاری شریف میں بھی اس قسم کی روایات درج ہوں تو ان کی تبلیغ ضروری نہیں بلکہ بخاری شریف اور مسلم شریف اور ترمذی، ابن ماجہ میں تو مستقل ابواب ہیں جن میں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے فضائل و مناقب موجود ہیں۔ ہمارے لیے وہ حجّت ہیں، نہ کہ ان راویوں کی وہ روایات جن میں صحابہ کراؓم کو مطعون کیا گیا ہے۔ اور ایک دوسرے کو کذاب کہا گیا ہے۔

(۳) جوابی مکتوب میں قرآنی آیت جس میں حضرت ہارونؑ اور حضرت موسیٰؑ کا ڈاڑھی پکڑنے کا تذکرہ ہے وہ درج کر کے غلط تفسیر کی گئی ہے۔

دو بھائیوں اور پھر دو نبیوں کا آپس کا معاملہ دینی جذبہ کے تحت تھا۔ قرآن میں یہ تذکرہ بھی ایک سبق کے طور پر ہے۔ لیکن اگر کوئی غیر نبی کسی نبی کے ساتھ یہ معاملہ کرتا تو آج بھی یہ الگ مسئلہ ہوتا اور ایسا معاملہ کرنے والا سب کے نزدیک درست نہ ہوتا۔

(۴) صحابہ کراؓم کا آپس میں ایک دوسرے کے بارے میں سوالیہ انداز میں گفتگو کا مطلب بھی روافض غلط لیتے ہیں۔ اور ملک غلام علی صاحب نے اس روایت کا مطلب غلط لیا ہے۔ حالاں کہ واقعہ میں

خادم اہلسنّت حافظ عبدالوحید الحنفی

یہ بیان ہے کہ ہم ایسے نہیں یعنی ہم کاذب، آثم، غادر اور خائن نہیں۔ اور نہ تم دونوں ہو۔

لیکن ملک غلام علی صاحب اس روایت کو صحیح واقعہ قرار دے کر روافض کے اعتراض کی ترجمانی کر رہے ہیں۔ روافض اسی روایت سے حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمرؓ اور خوارج حضرت علیؓ کو حضرت عباسؓ کے اس قول سے نعوذ باللہ کاذب، آثم، غادر اور خائن ہونا ثابت کرتے ہیں۔ اہل سنت اس روایت کے اس مفہوم کو جو روافض یا خوارج بیان کرتے ہیں، کو غلط قرار دیتے ہیں۔ اور تاویل کرکے روایت کا اصل مطلب بیان کرتے ہیں کہ یہاں راوی نے دونوں طرف غلط بیان منسوب کیا۔ کیوں کہ محدثین کے مطابق صحابہ کرامؓ سب کے سب عادل ہیں۔ وہ ہر گز کاذب، آثم، غادر اور خائن نہیں ہو سکتے۔

اسی طرح راوی نے جس روایت میں حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمرؓ اور حضرت علیؓ کو کاذب، آثم، غادر اور خائن ظاہر کیا ہے، اہل سنت کے اصولِ حدیث میں وہ روایت غلط ہے، چاہے وہ بخاری و مسلم میں بھی سہواً کسی نے درج کر دی ہو۔ اہل سنت کے لیے یہ حجت نہیں ہے۔

تحقیقی تبصرہ اس خط سے جماعتِ اسلامی کا عقیدہ اور نظریہ کھل کر

سامنے آگیا ہے۔

(۱)خود مودودی صاحب کا اپنا نظریہ تو یہ ہے کہ:

"میرے نزدیک صاحب علم کے لیے تقلید ناجائز ہے اور گناہ بلکہ اس سے بھی شدید بدتر چیز ہے۔" (رسائل و مسائل ج۱ ص۲۴۴ طبع دوم)

لیکن اس بارے میں مولانا مودودی کے نظریہ کے برعکس آپ ابنِ عبدالبر کی جامع بیان العلم اور مسلم شریف کتاب الجہاد میں منقول اس روایت کے سہارے میں ان کی تقلید میں اس روایت کو صحیح قرار دے رہے ہیں جس میں راوی نے حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمرؓ اور حضرت علیؓ کو نعوذ باللہ کاذب، آثم، غادر اور خائن کہا۔

اور ساتھ ساتھ آپ یہ بھی لکھ رہے ہیں کہ:

"یہ ایک صحیح واقعہ ہے جو حدیث کی دوسری صحیح کتابوں میں بھی بیان ہوا ہے۔" (جوابی مکتوب ص۲، مورخہ ۲۷ مئی ۱۹۷۱ء حوالہ نمبر ۱۴۷۸)

حالاں کہ واقعہ میں جو راوی کے الفاظ ہیں یہ سب مذکورہ راوی کے خود تراشیدہ ہیں۔ یہ حضرت عمرؓ اور حضرت عباسؓ کے ہرگز نہیں ہو سکتے۔ یہ الفاظ حدیث کے نہیں بلکہ تاریخی خبر کے ہیں جو راوی نے روایت میں یہ الفاظ شامل کیے ہیں۔ اہل سنت کے نزدیک یہ راوی کے الفاظ کسی سچے راوی نے بھی اگر روایت میں

نقل در نقل کر دیے ہیں تو ان الفاظ کی نسبت حضرت عمرؓ اور حضرت عباسؓ اور حضرت علیؓ سے صحیح نہیں۔

(۲) آپ نے مکتوب میں حضرت مولانا عبید اللہ انورؒ کے جو الفاظ بھی نکل کیے ہیں۔ مولانا عبید اللہ انور صاحبؒ کی جانب سے خدام الدین میں ہی وضاحت آ گے ایک پرچہ خدام الدین میں کرا دی گئی تھی کہ یہ مضمون کسی اور نے لکھا تھا۔ لیکن مولانا عبید اللہ انور کے نام ے شائع کر دیا گیا تھا جو کہ انہوں نے پڑھا نہیں تھا۔ تو یہ قول بھی اہل سنت کے لیے ہر گز حجت نہیں ہو سکتا۔

(۳) آپ نے مولانا احمد علی صاحبؒ لاہوری کے مضمون کا جو حوالہ دیا ہے۔ تاریخی تحقیق میں جب علامہ ابنِ خلدون کے نزدیک بھی مروان کے بارے میں خمس کا مال دینے کی روایت کذاب راوی واقدی کی گھڑی ہوئی ہے، صحیح نہیں ہے۔ صحیح یہ ہے کہ مروان نے اس کو پانچ لاکھ کی قیمت دے کر خرید لیا تھا اور امیر المؤمنین حضرت عثمانؓ نے قیمت وصول کر کے بیت المال میں جمع کرا دی تھی۔[1]

اس تحقیق کے بعد حضرت مولانا احمد علی صاحب لاہوریؒ کی

1 تاریخ ابنِ خلدون ح ۱ اور خلفائے رسول ﷺ ص ۳۴۲۔

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید الحنفی

روایت بھی سہواً نقل در نقل میں شمار ہو گی نہ کہ اہل سنت کے لیے حجت ہو گی۔ ہاں حضرت عثمان ذوالنورینؓ کے مخالف اور روافض اس کو حجت مانیں تو الگ بات ہے۔ جب کہ حقیقت یہ ہے کہ غلط روایت کسی سچے راوی کے نقل کر دینے سے سچی نہیں ہو جاتی۔

(۴) آپ نے لکھا ہے کہ:

اس طرح کی سینکڑوں تحریریں قدیم و جدید اہل علم کی پیش کی جا سکتی ہیں۔ اگر یہ اہلسنت کے مسلک کے خلاف نہیں اور ان سے توہین صحابہ نہیں ہوتی تو آخر جماعت اسلامی کا کوئی آدمی یہی باتیں کہہ دے تو وہ توہین صحابہ کا جرم کیسے بن جاتا ہے؟

الجواب اس طرح کی سینکڑوں تحریریں قدیم و جدید اہل سنت کے صحیح عقیدہ "صحابہؓ معیار حق ہیں" اور "سب کے سب صحابہ کرامؓ عادل ہیں" کے برعکس کوئی روایت بھی اہل سنت کے لیے حجت نہیں ہے۔ اہل سنت کے نزدیک قرآن و سنت کی روشنی میں صحابہ کرامؓ معیار حق ہیں۔

صحابہ کرامؓ کی شان میں جو روایات ہیں وہ تو حق ہیں لیکن جن روایات میں صحابہ کرامؓ کو کاذب، آثم، غادر، خائن ثابت کیا گیا ہے وہ سب کی سب غلط ہیں۔ اور غلطی سے کسی بزرگ کے نقل

در نقل اپنی کتابوں میں کوئی روایت درج کر دینے سے بھی وہ روایت صحیح نہیں شمار ہو گی۔ بلکہ وہ بھی غلط ہی ہو گی۔ یہی اہل سنت والجماعت کا عقیدہ اور نظریہ ہے۔

(۵) آپ نے مکتوب میں آگے آخر میں یہ لکھا ہے کہ:

ہماری طرف سے آپ کو یہ آخری جواب ہے۔ آپ کو اگر "جماعت اسلامی کا نظریہ" اور طریق کار پسند آئے تو اس سے تعاون کریں، نہ آئے تو جس طرح بھی آپ خدمت دین کر سکیں، اس فریضے کو انجام دینے کی کوشش کریں، اپنا اور دوسروں کا وقت فضول بحثوں میں ضائع نہ کریں۔

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید الحنفی

خاکسار غلام علی

معاون خصوصی سید ابوالاعلیٰ مودودی[1]

الجواب الحمدللہ کہ بندہ نے ہر طرح سنی موقف پیش کر دیا ہے۔ اگر آپ کے نزدیک انبیائے کرامؑ کی عصمت کے عقیدہ کا تحفظ اور صحابہ کرامؓ کی عظمت کے دفاع کا فریضہ ادا کرنا جماعت اسلامی کے نظریہ میں شامل نہیں ہے اور فضول بحث ہے۔ اور دفاع صحابہؓ کا فریضہ صرف اہل السنت والجماعت کے فرائض میں شامل ہے تو الحمدللہ عہد صحابہ کرامؓ سے آج تک علمائے حق یہ فریضہ سرانجام

---

[1] مکتوب حوالہ ۱۴۷۸ مؤرخہ ۲۷ مئی ۱۹۷۱ء۔

دے رہے ہیں اور قیامت تک ان شاء اللہ یہ فریضہ سرانجام دیتے رہیں گے۔ اور نزول قرآن کے وقت اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں جگہ جگہ صحابہ کرامؓ کا دفاع کیا ہے اور پھر احادیث رسول ﷺ میں سینکڑوں احادیث صحابہ کرامؓ کی شان میں اور دفاع میں کتابوں میں مذکور ہیں۔ اسی طرح ہر صدی میں اہل السنت و الجماعت علمائے حق صحابہ کرامؓ کے خلاف من گھڑت روایات چلانے والوں کا منہ توڑ علمی جواب دیتے رہے ہیں۔ الحمدللہ کہ اس صدی میں بھی حضرت مولانا حسین احمد مدنیؒ، حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانویؒ، حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحبؒ چکوالی، حضرت مولانا ظفر احمد صاحب عثمانیؒ، حضرت مولانا سید نور الحسن شاہ صاحب بخاریؒ، حضرت مولانا عبدالستار صاحب تونسوی، حضرت مولانا علامہ سرفراز خان صفدرؒ، حضرت مولانا محمد تقی عثمانی صاحب مدظلہ نے یہ فریضہ اپنی تصانیف میں احسن طریقہ سے سرانجام دے دیا ہے۔ واللہ الهادی

والسلام علیٰ من اتبع الہدیٰ
خادم اہل سنت عبدالوحید حنفی چکوال
۹ ربیع الثانی ۱۳۹۱ھ
۳ جون ۱۹۷۱ء

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید الحنفی

(۴) خط من جانب: ابو الاعلیٰ مودودی[1]

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ابو الاعلیٰ مودودی فون ۵۲۰۷

۱۵اے ذیلدار پارک اچھرہ لاہور (پاکستان) حوالہ نمبر ۲۳۰۹

مورخہ 8-9-1971

محترمی و مکرمی۔ السلام علیکم

آپ کا عنایت نامہ ملا۔ اہل السنت والجماعت مسلمانوں کی اکثریت اور سواد اعظم کا مسلک ہے۔ جو کتاب و سنت پر مبنی ہے اور جس پر صحابہ کرام، تابعین، ائمہ مجتہدین و محدثین اور عامۃ المسلمین تسلسل کے ساتھ عمل کرتے چلے آرہے ہیں۔ یہی امر اس مسلک کی حقانیت پر واضح دلیل ہے۔

خاکسار

ابو الاعلیٰ[2]

خادم اہل السنت حافظ عبد الوحید الحنفی

[1] مولانا مودودی کو بار بار جواب کے لیے عریضہ لکھتا رہا لیکن کوئی جواب مذکورہ بالا خط کا ان کے قلم سے نہ دیا گیا۔ آخر میں ایک دوسرے عریضہ کے جواب میں مولانا مودودی نے اپنے قلم سے جو جواب دیا وہ یہ تھا۔

[2] اس جوابی مکتوب سے مسلک اہل السنت والجماعت کی حقانیت کو تو مودودی صاحب نے تسلیم کر لیا۔ لیکن افسوس کہ وہ توہین آمیز عبارات سے رجوع نہ کر سکے اور اس سے قبل ہی دنیا سے انتقال کر گئے۔ چوں کہ ان کی مذکورہ عبارات سنّی مسلک کے خلاف ہیں۔ اس لیے مودودی صاحب سنّی مسلک کے ترجمان نہیں ہوسکتے۔

مکتوب از راقم الحروف بنام مولانا ابوالاعلیٰ مودودی

جناب محترم ومکرم مولانا ابوالاعلیٰ مودودی صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! عرض یہ ہے کہ جب اسلام کے نام اور عنوان سے ہر فتنہ نے سر اٹھایا تو اس دور کے علمائے حق نے اہل السنت والجماعت کے نام اور عنوان سے ہر فتنۂ باطلہ کی سرکوبی کی اور دشمنانِ اسلام کی سرگرمیوں کو کچلا اور سُنّتِ رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم اور جماعتِ صحابہؓ کو معیار حق قرار دیا اور ان دونشانوں کے علاوہ ہر اسلام اور قرآن کی تفسیر اور تعبیر کو باطل قرار دے کر فتنوں سے مسلمانوں کو بچایا۔ کیوں کہ جب بھی کوئی اسلام کا نام لیتا اور پھر کوئی من گھڑت نعرہ یا عقیدہ پیش کرتا تو مسلمان اس سے دلیل طلب کرتے کہ اس کا ثبوت قران و سنت سے یا جماعتِ صحابہؓ کے اقوال وافعال سے پیش کرو۔ اگر وہ پیش کرتا تو پھر اس کی بات مانی جاتی ورنہ اس کی سرکوبی کر دی جاتی اور کسی نئے فرقہ اور شخص کو اپنی من گھڑت رسمیں اسلام کے نام چلانے کی مہلت دیر تک نہ ملتی۔ اس لیے اسلام کے نام پر کتنے فرقے اٹھے لیکن اپنی موت مر گئے۔ چوں کہ علمائے اہل سنت بیدار تھے لیکن جب بعض علمائے اہل سنت نے بھی تبلیغ و خطابت کو صرف وقت گزارنے اور بعض نے تو صرف ملازمت بچانے کی دوڑ دھوپ میں

خادم اہلسنّت حافظ عبدالوحید الحنفی

خلاف اسلام رسموں اور عقیدوں کے پھیلانے والوں کی مخالفت ترک کر دی۔ اس طرح سنی ذہن کمزور ہوتا گیا اور نوبت یہاں تک پہنچی کہ علمائے حق اہل السنت و الجماعت کی حق بات پر بھی مسلمانوں نے توجہ دینا چھوڑ دی۔ اور آج یہ وقت ہے کہ اسلام کے مخالف قرآن کی تحریف کے قائل، اسلام اور قرآن کے نام پر اپنے غلط عقیدے پھیلا رہے ہیں۔ انہیں فرقوں میں پرویزی فرقہ اور شیعہ فرقہ اور مرزائی فرقہ بھی ہے۔ اسلام کا نام لے کر مسلمانوں کو دھوکہ سے اپنے دام فریب میں پھنسا رہے ہیں۔ اس لیے ہر مسلمان کا فرض ہے کہ وہ اپنے سنی بھائیوں کو دشمن کے فریب کا پردہ چاک کر کے صحیح اسلام کا راستہ جو کہ اہل السنت و الجماعت کا ہے، دکھائے۔

(۲) مرزائیوں کے بعد اب شیعوں کے کفر کا جو کہ انہوں نے اب تک پردہ میں رکھا، پردہ چاک کریں اور سنی مسلمان ان کے ساتھ مناکحت کرنا چھوڑ دیں اور نماز جنازہ، اور شادی غمی میں ان کا مکمل بائیکاٹ کریں۔ اس سلسلہ میں چند سوالات ارسال ہیں، جواب عنایت فرمائیں۔

(۱) علمائے اہل السنت و الجماعت کا فتویٰ ارسال ہے جس میں شیعہ اثنا عشریہ کے کفر و ارتداد کے متعلق دلائل ہیں اور اس فرقہ کے مکر

و فریب اور کفریہ عقائد کی نشاندہی کرنے کے بعد ان کے کافر و مرتد ہونے میں اب کوئی گنجائش نہیں رہی۔ اس لیے علمائے اہل سنت نے ان کے کفریہ عقائد کی بنا پر کافر مرتد قرار دے کر شیعہ فرقہ کے لوگوں سے جمیع مراسم اسلامیہ بالخصوص مناکحت، ذبیحہ، شرکت نماز، شرکت جنازہ سے پرہیز کرنے کے لیے اپنے ارشادات فرمائے ہیں۔ اس فتویٰ کے متعلق آپ بھی اپنے عقیدہ کے بارے میں تحریر فرمائیں کہ کیا یہ فتویٰ درست ہے اور آپ اس سے متفق ہیں؟

(۲) کیا شیعہ فرقہ کے لوگ بوجہ عقیدہ تحریف قرآن کے قائل ہونے کے کافر ہیں؟ قرآن پاک کی ایک آیت کا منکر بھی کافر ہو جاتا ہے؟ کیا قرآن پاک کے بارے کمی بیشی، تبدل الفاظ و آیات و حروف و کلمات اور خرابی ترتیب کا وخرابی ترتیب سوتوں، آیتوں کا عقیدہ رکھنے والا کافر ہو جاتا ہے؟

(۳) کیا شیعہ فرقہ کے لوگ سنی جنائز میں شامل ہو سکتے ہیں؟ کیا شیعہ فرقہ کے لوگوں کے جنائز میں سنی شامل ہو سکتا ہے؟ کیا شیعہ فرقہ کے لوگوں کے ساتھ مناکحت جائز ہے؟ کیا حضرت ابو بکر صدیقؓ، حضرت عمر فاروقؓ، حضرت عثمان غنیؓ کو راشد خلیفہ نہ ماننے والے بلکہ ان کو ظالم، کاذب، غاصب، غادر خلیفہ کہنے والے

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید الحنفی

اور جو خلفائے ثلاثہ پر سبّ بکتے ہوں وہ دائرہ اسلام سے خارج اور کافر ہیں۔ جیسا کہ علمائے اہل السنت و الجماعت کا متفقہ عقیدہ ہے؟

(۴) اہل تشیع نے اب تو اذان کے بعد کلمہ اسلام میں بھی اپنے خود ساختہ عقیدہ کے مطابق خود ساختہ کلمہ کو اصلی کلمہ اسلام کے ساتھ علی ولی اللہ وصی رسول اللہ و خلیفتہ بلا فصل پڑھنا اور ماننا اسلام میں داخلہ کے لیے ضروری قرار دے دیا ہے۔ کہ اسلام کے اندر وہ ہے جو حضرت علیؓ کو پہلا خلیفہ مانے۔ گویا جو چوتھا خلیفہ حضرت علیؓ کو مانتے ہیں وہ شیعہ فرقہ کے نزدیک خارج از اسلام ہیں اور مومن نہیں ہیں۔ خود ساختہ کلمہ شیعوں نے سرکاری نصاب میں جماعت نہم دہم کی کتاب رہنمائے اساتذہ میں بھی منظور کرا کر داخل کرا لیا ہے۔ اور شیعہ فرقہ نے ایک کتاب چکوال سے شائع کی ہے جس کا نام ''تجلیات صداقت'' ہے۔ اس میں ص ۳۴۶ پر شیعوں نے صاف لکھا ہے کہ ''مذہب شیعہ نہ جناب ابو بکر و عمر و عثمان کو کافر سمجھتا ہے اور نہ ہی ان کے پیرو کاروں کو۔ ہاں یہ درست ہے کہ وہ ان کو مومن بھی نہیں سمجھتا۔''

اس لیے اب تو شیعہ فرقہ کے کفر میں کوئی شک نہیں رہا۔ امید

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید الحنفی

ہے کہ آپ بھی شیعہ فرقہ کے کفریہ عقائد کی بنا پر ان کو کافر سمجھتے ہوں گے اور ان کے ساتھ جمیع مراسم بالخصوص مناکحت، ذبیحہ، شرکت نماز وجنائز ناجائز سمجھتے ہوں گے؟ اپنے جواب سے مستفید فرمائیں کیوں کہ اہل سنت والجماعت مسلمان آپ کا ان نئے مسائل کے بارے میں تازہ موقف معلوم کرنا چاہتے ہیں۔

والسلام

عبدالوحید حنفی

۲۰ ربیع الاول ۱۳۹۶ھ

۲۲ مارچ ۱۹۷۶ء

خادم اہلسنّت حافظ عبدالوحید حنفی

(۵) جوابی مکتوب از دفتر جماعتِ اسلامی پاکستان

حوالہ نمبر ۶۴۰

۳۰ مارچ ۱۹۷۶ء

محترمی و مکرمی! السلام علیکم و رحمۃ اللہ!

آپ کا خط ملا۔ ہمیں شیعوں کی تکفیر کے مسئلے میں آپ سے اتفاق نہیں ہے۔ ابھی تک مرزائیوں کا معاملہ بھی تشفی بخش طریق پر حل نہیں ہو سکا۔ وہی طے ہو جائے تو بڑی بات ہے۔ البتہ کلمہ اسلام کے بارے میں ایک رٹ ہائی کورٹ میں دائر کر دی گئی ہے جس کی نقل ارسال خدمت ہے۔

خادم اہلسنّت حافظ عبدالوحید الحنفی

خاکسار

محمد سلطان

معاون شعبہ رسائل و مسائل

۳۰ مارچ ۱۹۷۶ء

جوابی مکتوب از راقم الحروف بنام مولانا مودودی

جناب محترم ومکرم مولانا ابوالاعلیٰ مودودی صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ!

آپ کا خط حوالہ نمبر ۶۴۰ جو کہ ۳۰ مارچ ۱۹۷۶ء کو آپ کے معاون شعبہ رسائل و مسائل محمد سلطان صاحب نے میرے ایک مفصل خط کے جواب میں لکھا تھا، پڑھا۔ اس میں آپ کے معاون محمد سلطان صاحب نے لکھا ہے کہ ”ہمیں شیعوں کی تکفیر کے مسئلے میں آپ سے اتفاق نہیں ہے۔ ابھی تک مرزائیوں کا معاملہ بھی تشفی بخش طریق پر حل نہیں ہو سکا۔ وہی طے ہو جائے تو بڑی بات ہے۔ البتہ کلمہ اسلام کے بارے میں ایک رٹ ہائی کورٹ میں دائر کر دی گئی ہے۔ جس کی نقل ارسال خدمت ہے۔“

مولانا! آپ سے اس خط کی روشنی میں چند باتیں اخلاصِ نیت سے پوچھنے کی جسارت کرتا ہوں۔ امید ہے کہ آپ برا نہیں منائیں گے اور جواب دے کر وضاحت فرمائیں گے۔

(۱) میں نے جو علمائے اہل سنت کا متفقہ فتویٰ جس پر مولانا عبدالشکور صاحب لکھنویؒ، مولانا مفتی محمد شفیع صاحب مدظلہ کراچی، مولانا رسول خان صاحبؒ، مولانا سیّد محمد انور شاہ کاشمیریؒ، مولانا خلیل احمد محدث انبیٹھوی سہارنپوریؒ، مولانا سید حسین احمد مدنیؒ، مولانا

مہدی حسن صاحبؒ شاہ جہان پوری، مولانا علامہ شبیر احمد عثمانیؒ، مولانا محمد منظور احمد نعمانی مدظلہ، مولانا محمد چراغ صاحب گوجرانوالہ، مولانا علامہ مفتی کفایت اللہ صاحبؒ دہلوی کا فتویٰ ارسال کیا تھا۔ جس میں انہوں نے شیعہ کو عقیدہ تحریف فی القرآن کے قائل ہونے کی اور دیگر کفریہ عقائد کی بنا پر کافر، دائرہ اسلام سے خارج قرار دیا ہے۔ اور ان کے ساتھ نماز، مناکحت ناجائز اور ان کا ذبیحہ حرام قرار دیا ہے۔ اور اسی طرح پیرانِ پیر حضرت غوث الاعظم شیخ عبدالقادر جیلانیؒ، امام قاضی عیاضؒ مالکی (المتوفیٰ ۵۴۴ھ) امام علی قاریؒ (المتوفیٰ ۱۰۱۴ھ) نے بھی شیعہ کو کافر دائرہ اسلام سے خارج قرار دے کر ان سے مناکحت اور ان کا ذبیحہ حرام شرکت جنائز سے پرہیز کرنے کا فتویٰ دیا ہے۔ آپ نے اس کے بارے میں کچھ ارشاد نہیں فرمایا کہ مذکورہ حضرات علمائے اہل سنت کے ارشادات درست ہیں اور ان کا فتویٰ صحیح ہے یا غلط ہے۔ اس بارے میں آپ اپنا عقیدہ کھل کر تحریر فرمائیں۔ تاکہ لوگوں میں جو شکوک و شبہات آپ کے متعلق اس بارے میں ہو چکے ہیں ان کی تصدیق یا تردید ہو سکے؟ کہ آپ شیعہ عقائد کو کفریہ نہیں سمجھتے؟ بات عقیدے کی بتائیں قانوناً منوانے کی نہیں۔

(۲) کیا کسی انسان کو یا جماعت کو یا فرقہ کو اس کے کفریہ عقائد کی بنا پر

کافر اور دائرہ اسلام سے خارج کرنا حکومت وقت کا کام ہوتا ہے یا علمائے اہل سنت بھی کسی کے کفریہ عقائد کی نشاندہی کر کے کفر کا اور دائرہ اسلام سے خارج کرنے کا فتویٰ دے سکتے ہیں؟ یا جب تک حکومت کسی کو کافر نہ قرار دے کوئی کسی کی تکفیر نہیں کر سکتا؟

(۳) مرزائیوں کو تمام اہل السنت والجماعت ان کے کفریہ عقائد کی بنا پر کافر اور دائرہ اسلام سے خارج مانتے ہیں۔ اگر حکومت سے مرزائیوں کا معاملہ قانوناً ابھی تشفی بخش طریق سے ہم حل نہیں کرا سکے یا نہیں ہو سکا تو کیا مرزائیوں کے کفر میں ابھی تک آپ کو کچھ شک ہے۔ اس عبارت کا مفہوم کیا ہے جو آپ کے حوالہ نمبر ۶۴۰ کے خط میں آپ کے معاون صاحب نے تحریر فرمایا ہے کہ "وہی طے ہو جائے تو بڑی بات ہے۔"

(۴) جب تک مرزائیوں کا معاملہ حکومت تشفی طریق پر حل نہیں کرتی، کیا دوسرے اعلانیہ کفریہ عقائد پھیلانے والوں کی آپ تکفیر نہیں کرتے؟ آپ کے نزدیک کسی فرقہ کی یا شخص کی تکفیر کا ضابطہ کیا ہے؟

(۵) شیعوں نے اپنا علیحدہ کلمہ ظاہر کر کے اور اس کو اسلام کا کلمہ قرار دے کر حضرت علیؓ کو پہلا امام اور خلیفہ بلا فصل نہ ماننے والوں کو جب اسلام سے عملاً خارج قرار دے دیا ہے۔ اس کے بعد اب

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید الحنفی

ہائی کورٹ میں کلمہ اسلام کے تحفظ کے لیے جو رٹ دائر کی گئی ہے۔ جس کی نقل بھی آپ نے ارسال کی ہے۔ حکومت اس کا کچھ بھی فیصلہ کرے۔ شیعوں کا عقیدہ تو کھل چکا ہے۔ جس سے شیعہ کسی صورت میں دستبردار ہونے کے لیے تیار نہیں ہوں گے۔ تو کیا اب بھی شیعوں کی تکفیر نہ کر کے اور ان کو مسلمانوں کا ایک فرقہ قرار دے کر اور ان کے ساتھ نماز، مناکحت وغیرہ جائز قرار دے کر کیا مسلمانوں کو شیعہ کفریہ عقائد کی گود میں ڈالنے کی مزید اجازت دینی درست ہے؟

اگر وہ کفریہ عقائد کی بنا پر آپ کے نزدیک کافر ہیں تو پھر مرزائیوں کا مسئلہ حل ہونے سے پہلے بھی کافر ہونے چاہئیں۔ اور اگر ان کے کفریہ عقائد آپ کے نزدیک کفریہ نہیں ہیں بلکہ جن اکابر نے ان کے عقائد کو کفریہ قرار دیا ہے ان کا فتویٰ غلط ہے تو آپ اپنا عقیدہ اس مسئلہ میں وضاحت کے ساتھ بیان فرمائیں؟ امید ہے کہ ان ۵ سوالوں کا جواب نمبر وار جلد عنایت فرمائیں گے۔

کیا ہی اچھا ہو اگر میرے اس خط اور سابقہ خط کے سوالات کا مولانا ابوالاعلیٰ مودودی صاحب خود جواب دیں۔ والسلام

طالب جواب عبدالوحید حنفی

یکم اپریل ۱۹۷۶ء یکم ربیع الثانی ۱۳۹۶ھ

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید حنفی

(٦) جوابی مکتوب از دفترِ جماعتِ اسلامی پاکستان

حوالہ ۸۲۷

تاریخ ۲۸ اپریل ۱۹۷۶ء

محترمی و مکرمی! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

آپ کا خط ملا۔ آپ کو اگر ہمارے سابق جواب سے اتفاق نہیں ہے تو آپ اپنے مؤقف پر قائم رہیں۔ آپ نے شیعوں کو کافر قرار دینے والے بڑے بڑے علماء کرام کی ایک فہرست درج کر دی ہے۔ ہمارا نام اس میں نہ ہوا تو کیا فرق پڑے گا۔ آپ کے اطمینان کے لیے یہ فہرست کافی ہونی چاہیے۔

عبدالوحید الحنفی
خادم اہلسنت

خاکسار

محمد سلطان

معاون شعبہ رسائل و مسائل

نوٹ راقم الحروف ۱۱ مئی ۱۹۴۹ء کو دنیا میں آیا۔ ۲۸ جنوری ۱۹۵۵ء کو حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحبؒ کی زیارت نصیب ہوئی۔ آپ کی تقاریر سننے سے معلوم ہوا کہ مولانا ابو الاعلیٰ مودودی صاحب کے عقائد و نظریات غلط ہیں اور اہل السنت و الجماعت کے عقائد و نظریات کے برعکس ہیں۔ اس پر بندہ نے دور طالب علمی میں ۱۶ سال کی

عمر میں خط و کتابت مولانا مودودی سے شروع کی جو کہ ۲۷ سال کی عمر تک جاری رہی۔ بندہ کے پاس یادگار خطوط میں یہ خطوط محفوظ تھے، جو کہ یہاں یادگار خطوط میں محفوظ کر دیے گئے ہیں۔ مولانا ابو الاعلیٰ مودودی صاحب ۲۲ ستمبر ۱۹۷۹ء کو وفات پا گئے۔ اس طرح اس خط و کتابت کا باب ہمیشہ ہمیشہ کے لیے بند ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ اپنی رضا نصیب کریں اور عقائد حقہ اہل السنت والجماعت پر عمل نصیب کریں۔

آمین بجاہ النبی الکریم

وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ اَوَّلًا وَّاٰخِرًا وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی نَبِیِّہٖ دَائِمًا وَّسَرْمَدًا

خادم اہلسنّت

حافظ عبدالوحید الحنفی

ساکن اوڈھروال (تحصیل و ضلع چکوال)

۱۶ صفر ۱۴۳۶ھ ۸ دسمبر ۲۰۱۴ء بروز پیر

☆☆☆☆

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید الحنفی

النور مینجمنٹ چکوال (پاکستان)
0334-8706701
www.zedemm.com
zedemm@yahoo.com
اسلامی لٹریچر اور کتب کی بہترین کمپوزنگ اور پرنٹنگ کے لئے، نیز ہر قسم کے اشتہارات اور ایڈورٹائزنگ کے لئے رجوع کریں

ہماری مطبوعات

سلسلہ	عنوان کتاب	صفحات	قیمت
1	دین اسلام کا لغوی معنی اور اہل سنت والجماعت کی وجہ تسمیہ	32	
2	تعلیمات اسلام، انسان کی تخلیق دنیا میں آنے کا اصل مقصد کیا ہے؟	32	
3تا5	تعلیمات اسلام (حصہ اول تا سوم)	32 x 3	
6تا9	سیرت رحمت للعالمین ﷺ (حصہ اول تا چہارم)	32 x 4	
10	احادیث رسول ﷺ، فضائل درود وسلام	32	
11	مناقب اہل بیت رسول ﷺ (حصہ اول)	64	
12	مناقب امام حسن وامام حسین و آل واصحاب نبی ﷺ	64	
13	مناقب اصحاب رسول ﷺ (حصہ اول)	32	
14	مناقب اصحاب رسول ﷺ (حصہ دوم)	64	
15تا16	مناقب خلفائے راشدین (حصہ اول تا دوم)	32, 64	
17	اہل سنت کون اہل بدعت کون ہیں؟	16	
18تا20	سلوک وطریقت کی حقیقت (حصہ اول تا سوم)	16, 32x2	
21	سلاسل طیبہ، تعلیم السالک	64	
22	سلاسل طیبہ، تعلیم السالک اربعین نبوی ﷺ، چہل حدیث	32	
23تا25	نفس اور روح کی حقیقت عالم برزخ موت اور قبر کی حیات (حصہ اول تا سوم)	64, 32x2	
26	تاریخ اسلام (حصہ اول) کتب تاریخ کی حقیقت	64	
27	تاریخ اسلام (حصہ دوم) دُنیا میں اسلام کیسے پھیلا؟ پہلے پہلے اسلام لانے والے	32	
28	تاریخ اسلام (حصہ سوم) مہاجرین وانصار صحابہؓ	96	
29	تاریخ اسلام (حصہ چہارم) غزوہ بدر تک کی مہمات اور جنگ بدر	112	
30	تاریخ اسلام (حصہ پنجم) غزوہ احد تک کی مہمات اور جنگ احد	80	
31	تاریخ اسلام (حصہ پنجم) جنگ خندق، بیعت رضوان، جنگ موتہ	96	

خادم اہلسنت عبدالوحید الحنفی

قیمت	صفحات	عنوان کتاب	سلسلہ
	80	تاریخ اسلام (حصہ ششم) فتح مکہ سے لشکر اسامہ تک	32
	272	تاریخ اسلام (حصہ ہفتم) فتوحات خلفائے راشدین	33
	152	تاریخ اسلام (حصہ ہشتم) سیرت صدیق اکبر	34
	320	تاریخ اسلام (حصہ نہم) سیرت فاروق اعظم	35
	32	حدیث قرطاس	36
	48	حقیقت باغ فدک	37
	224	تاریخ اسلام (حصہ دہم) سیرت عثمان ذوالنورین	38
	112	تاریخ اسلام (حصہ یازدہم) فتنہ سبائیت کی حقیقت	39
	96،176	تاریخ اسلام (حصہ دوازدہم تا حصہ سیز دہم) سیرت علی المرتضیٰ مع سیرت امام حسن اور حدیث خم غدیر کی حقیقت	40تا41
	288	تاریخ اسلام (حصہ چہاردہم) خلافتِ حضرت امیر معاویہؓ بن ابی سفیان (خدمات و فتوحات)	42
	176،390، 40،32	سیرت و شہادت سیدنا حضرت حسینؓ مع حضرت عبد اللہ بن زبیرؓ کی خلافت و شہادت تاریخ مذاہب، اہلسنت والجماعت کا نقطہ نظر	43تا46
	208	سیرتِ حضرت امام اعظم ابو حنیفہؒ مع وصیت نامہ	47
	48	مجموعہ مسنون وظائف	48
	288	عقیدہ ختم نبوت مع رفع و نزولِ حضرت عیسیٰؑ	49
	240	عصرِ حاضر کے اہلِ بدعت کی مساجد میں اذان کے ساتھ مُروّجہ صلوٰۃ وسلام کی شرعی حیثیت	50
	240	عصرِ حاضر کے اہلِ بدعت اور اُن کی بدعات ذِکر بالجہر کی شرعی حیثیت	51
	152	اسلام میں گانا بجانا حرام ہے طبلہ سارنگی پر قوالی راگ کے ساتھ نعت خوانی کی شرعی حیثیت	52

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید الحنفی

فتوحات نبوی
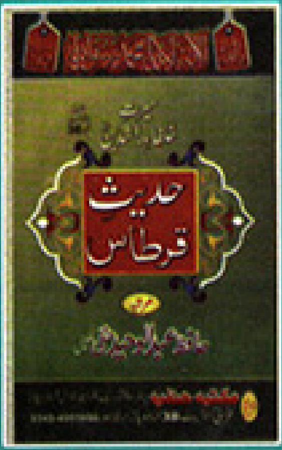
حدیث قرطاس

جنگ احد
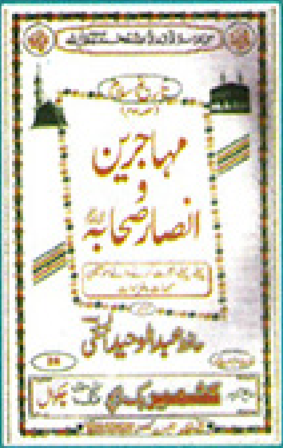
مہاجرین و انصار صحابہ
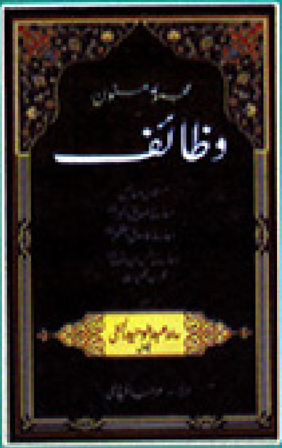
وظائف
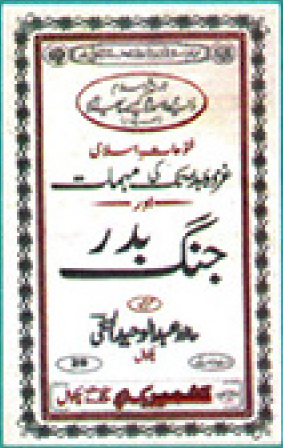
جنگ بدر

فتح مکہ
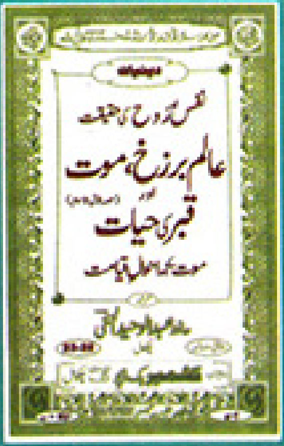
عالم برزخ موت
قبری حیات
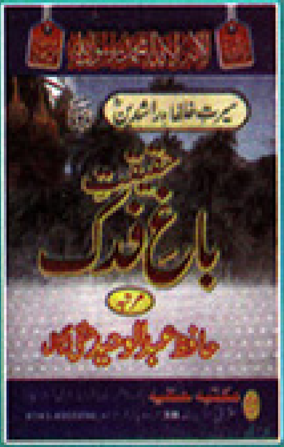
باغ فدک